از عدالتِ عظمیٰ

اشوک کمار سنگھل و دیگراں

بنام

اسٹیٹ آف ایم پی و دیگر

تاریخ فیصلہ: 19 فروری 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

دفعہ 275/دفعہ 18، 20، 54-حاصل شدہ زمین کا معاوضہ — ریفرنس کورٹ نے اپیل کنندگان اور جواب دہندگان کو 2/3 اور 1/3 حصص کی ادائیگی کی ہدایت کی-عدالتِ عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اپیل گزار اور جواب دہندگان 50 فیصد حصص کے حقدار ہوں گے-وصیت کے مطابق 2/3 حصہ اپیل کنندگان کو اور 1/3 حصہ مدعا علیہان کو ملتا ہے-دیوانی عدالت کی طرف سے دی گئی وصیت نامے کی سرکاری تصدق-فریقین پر حتمی اور لازم جب تک کہ مناسب کارروائی میں منسوخ نہ کیا جائے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4258، سال 1996۔

ایف اے نمبر 24، سال 1978 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 2.2.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے بی ایس بنتھیا اور جی پرکاش۔

جواب دہندگان کے لیے سشیل کمار جین اور مسز پارتبھا جین۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔

مدعا علیہ کی ماں گیاسو بائی نے 20 مارچ 1964 کو رام سوروپ کے حق میں ایک وصیت پر عمل درآمد کیا تھا۔ ان کی موت کے بعد، انہوں نے 16 اپریل 1965 کو وصیت کی تصدیق حاصل کی۔ حکومت نے 57 بیگھا زمین حاصل کی تھی اور 28 مئی 1965 کے فیصلے کے ذریعے معاوضے کا تعین کیا اور حوالہ عدالت نے اپیل گزاروں اور جواب دہندگان کو بالترتیب 3/2 اور 3/1 حصص کی ادائیگی کی ہدایت کی۔

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا تھا کہ اپیل کنندگان اور جواب دہندگان ایف اے 78/24 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کی گوالیار بنچ کے 2 فروری 1990 کے فیصلے اور حکم کے ذریعے 50 فیصد حصص کے حقدار ہیں۔

سوال یہ ہے کہ: کیا عدالت عالیہ کا نظریہ جس کی تائید مدعا علیہان کے فاضل وکیل، مسٹر ایس کے جین نے کرنے کی کوشش کی ہے، قانونی طور پر درست ہے؟ ان کے مطابق، حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 18 کے تحت ایک حوالہ میں، عدالت اس حصے کے سوال پر غور کرنے کی حقدار ہے جس کے فریقین حقدار ہیں۔ جب معاملہ دفعہ 30 کے تحت تنازعہ حوالہ عدالت میں ہو یا دفعہ 54 کے تحت عدالت عالیہ سوال میں جا سکتی ہے اور ہر فریق کو 50 فیصد حصص کی براہ راست ادائیگی کر سکتی ہے۔ اس لیے عدالت عالیہ کا نظریہ درست ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔

بھارتیہ جانشینی ایکٹ، 1925 کی دفعہ 275 اس طرح پڑھتی ہے:

"275. وصیت نامے کی سرکاری تصدق یا انتظامیہ کے خطوط کے لیے درخواست، اگر اس کے بعد فراہم کردہ طریقے سے کی جاتی ہے اور تصدیق کی جاتی ہے، تو وصیت نامے کی سرکاری تصدق یا انتظامیہ کی منظوری کو اختیار دینے کے مقصد کے لیے فیصلہ کن ہوگی؛ اور ایسی کسی بھی منظوری کا مواخذہ صرف اس وجہ سے نہیں کیا جائے گا کہ اس کی موت کے وقت ضلع کے اندر کوئی مقررہ جگہ یا کوئی جائیداد نہیں تھی، سوائے اس کے کہ عدالت میں دھوکہ دہی کے ذریعے حاصل ہونے پر منظوری کو منسوخ کرنے کی کارروائی کے ذریعے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ مجاز دیوانی عدالت کی طرف سے دی گئی تحقیقات فیصلہ کن ہو گی اور تمام فریقوں کو پابند کرے گی جب تک کہ تحقیقات کو مناسب کارروائی میں باضابطہ طور پر منسوخ نہیں کیا جاتا۔لہذا، فریقین کے لیے یہ کھلا ہو سکتا ہے کہ وہ قانون کے تحت فراہم کردہ انداز میں مقدمے کا مواخذہ کریں۔ لیکن جب تک ایسا نہیں کیا گیا، فریقین وصیت نامے کی سرکاری تصدق کے پابند تھے۔ وصیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اپیل گزاروں کا حق 3/2 حصہ ہے اور جواب دہندگان کا 3/1 حصہ ہے۔لہذا، عدالت عالیہ اور دیوانی عدالت احکامات کے ذریعے بتائے گئے طریقے سے رقم کی ادائیگی کی ہدایت دینے میں درست نہیں تھے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ تاہم، یہ حکم جواب دہندگان کو ایسی مناسب کارروائی شروع کرنے سے نہیں روکے گا جو قانون کے تحت کھلی ہو۔اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document